مشاہدات۔923

ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اخلاقیات

وقت 5-7 منٹ

جدید ایجادات کے منفی اثرات و مضرّات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰی مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (النور:22)

کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

تیری رضا کا ہوں مَیں طلب گار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے
ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اس طرف بھی ہو
بحرِ گنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے

معزز سامعین! آج مجھے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے مضرّ اور منفی اثرات پر روشنی ڈالنی ہے۔

اس سے قبل ایک تقریر میں خاکسار سوشل میڈیا کے مثبت اثرات اور پہلو بیان کر چکا ہے کیونکہ حقیقت جاننے کے لیے کسی سکّے کے دونوں اطراف کو دیکھنے اور پرکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جدید ایجادات اور سوشل میڈیا کو جانچنے کے لیے اس کے دونوں پہلو دیکھنے ہوں گے۔ اس کے مثبت پہلوؤں کو دیکھنے کے لئے مشاہدات نمبر 921 ضرور دیکھیں۔ جہاں تک اس کے منفی اثرات اور پہلوؤں کا تعلق ہے تو یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ بڑے بڑے اخلاق سیئہ کا اس کو مجموعہ کہا جا سکتا ہے۔ یعنی اچھے اخلاق سے بُرے اخلاق اپنانے کی طرف ایک سفر تسلسل سے جاری ہے۔ اس کے بے پردگی، جھوٹ، افواہ سازی، وقت کا ضیاع، گپ شپ اور دھوکہ دہی کی صورت میں بد اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جھوٹ جس کو تمام گناہوں کی ماں کہا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا سے پنپتا ہے۔ مَیں نے کئی لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ مَیں اس وقت out of city ہوں جبکہ وہ شہر کے اندر ہی ہوتے ہیں۔ کچھ یہ کہتے پائے جاتے ہیں کہ مَیں گھر سے باہر ہوں جبکہ وہ گھر کے اندر موجود ہوتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

بے حیائی اور یاوہ گوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور یاوہ گوئی کو پسند نہیں کرتا۔

(مسند احمد بن حنبل)

پھر فرمایا:

نیک باتوں کا بتانے والا، اِن پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔ یعنی عمل کرنے والے کی طرح اسے بھی ثواب و اجر ملتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی کس قدر فکر ہوتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اپنے صحابہ کو شیطان سے بچنے کی دعائیں سکھاتے تھے اور کیسی جامع دعائیں سکھاتے تھے، اس کا ایک صحابی نے یوں بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھلائی کہ اے اللہ! ہمارے

دلوں میں محبت پیدا کر دے۔ ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا۔ اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا۔ اور ہمیں ظاہر اور باطن فواحش سے بچا۔ اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں، ہماری آنکھوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ یقینا تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر نعمتیں مکمل فرما۔

(سنن ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب التشھد حدیث 969)

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کی ایک نشانی بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۙ (المؤمنون:2-4)

کہ یقیناً مومن کامیاب ہوگئے۔ وہ جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرنے والے ہیں اور وہ جو لغو سے اِعراض کرنے والے ہیں۔ یعنی مومن لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ گویا لغو باتوں سے دل چھڑانا خدا سے دل کو لگالینا ہے... انسان کی روح کو خدا تعالیٰ سے ایک تعلق ازلی ہے... جس تعلق کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ خدا پر ایمان لاکر ہر ایک لغوبات اور لغو کام اور لغو مجلس اور لغو حرکت اور لغو تعلق اور لغو جوش سے کنارہ کشی کی جائے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 199-200)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"حیا... ایمان کا حصہ ہے۔ آج کل کی دنیاوی ایجادات... ٹی وی ہے، انٹرنیٹ وغیرہ ہے اُس نے حیا کے معیار کی تاریخ ہی بدل دی ہے۔ کھلی کھلی بے حیائی دکھانے کے بعد بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ بے حیائی نہیں ہے۔ پس ایک احمدی کے حیا کا یہ معیار نہیں ہونا چاہئے جو ٹی وی اور انٹرنیٹ پر کوئی دیکھتا ہے۔ یہ حیا نہیں ہے بلکہ ہوا و ہوس میں گرفتاری ہے۔ بے حجابیوں اور بے پردگی نے بعض بظاہر شریف احمدی گھرانوں میں بھی حیا کے جو معیار ہیں الٹا کر رکھ دیئے ہیں۔ زمانہ کی ترقی کے نام پر بعض ایسی باتیں کی جاتی ہیں، بعض ایسی حرکتیں کی جاتی ہیں جو کوئی شریف آدمی دیکھ نہیں سکتا"

(خطبہ جمعہ 15/ جنوری 2010ء)

فرمایا:

"ٹی وی چینل پر بعض غلط قسم کے پروگرام، ننگے پروگرام آرہے ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھنے سے اپنے آپ کو بھی بچائیں۔ کیوں کہ یہی پھر بڑی اخلاقی بُرائیوں کی طرف لے جانے والی چیز بن جاتی ہیں۔"

(الازھار لذوات الخمار جلد 3 حصہ اول صفحہ 182)

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"اب Internet کے بارے میں بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں... یونہی جب آکے open کر رہے ہوتے ہیں۔ Internet پہ بات چیت chatting شروع ہوگئی اور پھر شروع میں تو بعض دفعہ یہ نہیں پتہ ہوتا کہ کون بات کر رہا ہے؟ یہاں ہماری لڑکیاں بیٹھی ہیں دوسری طرف پتہ نہیں لڑکا ہے یا لڑکی ہے اور بعض لڑکے خود چھپاتے ہیں اور بعض لڑکیوں سے لڑکی بن کر باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ بھی میرے علم میں آئی ہے یہ بات، اور لڑکیاں سمجھ کر یہ تو بات چیت شروع ہوگئی جماعت کا تعارف شروع ہوگیا اور لڑکی خوش ہو رہی ہوتی ہے کہ چلو دعوت الی اللہ کر رہی ہوں۔ یہ پتہ نہیں کہ اُس لڑکی کی نیت کیا ہے۔ آپ کی نیت اگر صاف بھی ہے تو دوسری طرف جو لڑکا بیٹھا ہوا ہے internet پر۔ تو اُس کی نیت کیا ہے۔ یہ آپ کو کیا پتہ؟ اور آہستہ آہستہ بات اتنی آگے بڑھ جاتی ہے کہ تصویروں کے تبادلے شروع ہو جاتے ہیں۔ اب تصویریں دکھانا تو انتہائی بے پردگی کی بات ہے۔ اور پھر بعض جگہوں پہ رشتے بھی ہوئے ہیں۔ جیسے مَیں نے کہا کہ بڑے بھیانک نتیجے سامنے آئے ہیں اور ان میں سے اکثر رشتے پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ناکام بھی ہو جاتے ہیں۔"

(مشعل راہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 84-85)

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک احمدی سے توقع رکھی ہے کہ ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بد نظری، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد، بغاوت سے ہر صورت میں بچناہے۔ ہر وقت اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ مَیں ان بُرائیوں سے بچ رہاہوں؟... یہ بُرائیاں آج کل میڈیا کی وجہ سے عام ہو گئی ہیں۔ گھروں میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایسی ایسی بیہودہ اور لچر فلمیں اور پروگرام وغیرہ دکھائے جاتے ہیں جو انسان کو بُرائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکے لڑکیاں بعض احمدی گھرانوں میں بھی اس بُرائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو روشن خیالی کے نام پر ان فلموں کو دیکھا جاتا ہے۔ پھر بعض بد قسمت گھر عملاً ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو یہ جو زنا ہے یہ دماغ کا اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے اور پھر یہی زنا بڑھتے بڑھتے حقیقی بُرائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی، ہماری اولادیں برباد ہو گئی ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ پہلے نظر رکھیں۔ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں۔ "

(خطبہ جمعہ 23/ اپریل 2010ء)

ایک اور موقع پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

"جب تک ہم اپنے گھروں میں یہ احساس نہیں پیدا کریں گے اپنے بچوں میں بھی اور اپنے آپ میں بھی یہ احساس نہیں پیدا کریں گے اور جب تک ہمارے قول و فعل میں تضاد ہو گا اصلاح کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی۔ بیعت کرنے کے بعد ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے دعوے بالکل کھوکھلے ہوں گے۔ ان گندے پروگراموں کو دیکھ کر اپنے اخلاقی اور روحانی نقصان کے علاوہ مالی نقصان بھی کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ اکثر ایسے پروگرام کچھ خرچ کرنے کے بعد ہی میسر آتے ہیں۔ تو ہماری توبہ واستغفار ایسی ہونی چاہئے کہ ہمارا ان باتوں کی طرف خیال ہی نہ جائے، توجہ ہی نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ 14/ مئی 2004ء)

حضور انور ایدہ اللہ نے ویڈیو کیسٹ اور سی ڈیز کے بارے میں فرمایا:

"اب تو گانے وغیرہ سے بڑھ کر بیہودہ فلموں تک نوبت آگئی ہے۔ اس بارے میں عورتوں اور مردوں دونوں کو یکساں احتیاط کی ضرورت ہے، دونوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ دکانیں کھلی ہوئی ہیں، جا کے ویڈیو کیسٹ لے آئیں یا سی ڈیز لے آئیں، اور پھر انتہائی بیہودہ اور لچر قسم کی فلمیں اور ڈرامے ان میں ہوتے ہیں۔ جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس بارہ میں نظر رکھنی چاہئے اور اس کے نتائج سے لوگوں کو، بچوں کو آگاہ کرتے رہنا چاہئے، سمجھانا چاہئے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ یہ چیزیں بالآخر غلط راستوں پر لے جاتی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 30/ جنوری 2004ء)

سامعین! ان ایجادات میں سب سے بڑھ کر کمپیوٹر اور انٹرنیٹ آتا ہے۔ اس کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پھر انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے۔ یہ بھی ایک لحاظ سے آجکل کی بہت بڑی لغو چیز ہے۔ اِس نے بھی کئی گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔ ایک تو یہ رابطے کا بڑا سستا ذریعہ ہے پھر اس کے ذریعہ سے بعض لوگ پھرتے پھراتے رہتے ہیں اور پتہ نہیں کہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔ شروع میں شغل کے طور پر سب کام ہو رہا ہوتا ہے پھر بعد میں یہی شغل عادت بن جاتا ہے اور گلے کا ہار بن جاتا ہے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا نشہ ہے اور نشہ بھی لغویات میں ہے۔ کیونکہ جو اس پر بیٹھتے ہیں بعض دفعہ جب عادت پڑ جاتی ہے تو فضولیات کی تلاش میں گھنٹوں بلاوجہ، بے مقصد وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب لغو چیزیں ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 20/ اگست 2004ء)

آپس میں رابطے کا ایک بہت بڑا ذریعہ موبائل فون بھی ہے اس کے غلط استعمال سے بچنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس بارے میں حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"موبائل فون پر sms کا بڑا رواج ہے۔ خصوصاً تیرہ چودہ سال کی عمر کے ہر بچے نے فون ہاتھ میں رکھا ہوتا ہے اور ٹیکسٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ پھر یہ دوستیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ آہستہ آہستہ یہ چیزیں انسان کو لغویات کی طرف لے جاتی ہیں۔"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 47-48)

ایک دوسرے موقع پر فرمایا:

"چھپی ہوئی فواحش جو ہیں یہ ایسی ہیں جو بعض دفعہ انسان کو متاثر کرتے ہوئے بہت دور لے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض دفعہ غلط نظارے ہیں، غلط فلمیں ہیں، بالکل عریاں فلمیں ہیں، اس قسم کی دوسری چیزوں کو دیکھ کر آنکھوں کے زنا میں مبتلا ہو رہا ہوتا ہے انسان۔ پھر خیالات کا زنا ہے، غلط قسم کی کتابیں پڑھنا، یا سوچیں لے کر آنا۔ بعض ماحول ایسے ہیں کہ ان میں بیٹھ کر انسان اس قسم کی فحشاء میں دھنس رہا ہوتا ہے۔ پھر کانوں سے بے حیائی کی باتیں سننا۔ تو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اے اللہ ہمارا ہر عضو جو ہے اسے اپنے فضل سے پاک کر دے۔ اور ہمیشہ اسے پاک رکھ اور شیطان کے راستے پر چلنے والے نہ ہوں۔ اور ہم سب کو شیطان کے راستے پر چلنے سے بچا۔"

(خطبہ جمعہ 12/ دسمبر 2003ء)

حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"مَیں متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں۔ بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے، یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں بچوں کو ہوشیار کریں۔ خاص طور پر بچیوں کو۔"

(خطبہ جمعہ 30/ جنوری 2004ء)

پھر فرمایا:

"آج کل معاشرے میں عمومی طور پر بُرائیاں بڑھ رہی ہیں۔ ٹی وی، انٹرنیٹ، فون کے تحریری پیغامات، ٹیکسٹ میسجز اور face book وغیرہ اور اسی قسم کی دوسری لغویات نے معاشرے کو لپیٹ میں لیا ہوا ہے اور اس خطرہ کو میں بار بار بیان کر کے ہوشیار کر رہا ہوں۔"

(خط حضور انور ایدہ اللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم سورۃ النحل یا سورۃ یٰس صفحہ 359)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"آجکل بعض ویب سائٹس ہیں جہاں جماعت کے خلاف یا جماعت کے کسی فرد کے خلاف گندے غلیظ پراپیگنڈے یا الزام لگانے کا سلسلہ شروع ہوا ہوا ہے۔ تو لگانے والے تو خیر اپنی دانست میں یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں، اپنی عقل کے مطابق کہ یہ مغلظات بک کے وہ جماعت کو کوئی نقصان پہنچا رہے ہیں حالانکہ اُن کی اِن لغویات پر کسی کی بھی کوئی نظر نہیں ہوتی۔ جماعت کا شاید اعشاریہ ایک فیصد بھی طبقہ اس کو نہ دیکھتا ہو، اس کو شاید پتہ بھی نہ ہو۔ تو بہر حال یہ تمام لغویات ہیں اس لئے وہ جو ان گندے غلیظ الزاموں کے جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں، بعض نوجوانوں میں یہ جوش پیدا ہو جاتا ہے تو اس جوش کی وجہ سے وہ جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں ان کو بھی اس سے بچنا چاہئے۔ جماعت کی اپنی ایک ویب سائٹ ہے اگر کوئی اعتراض کسی کی نظر میں قابل جواب ہو کسی کی نظر سے گزرے تو وہ اعتراض انہیں بھیج دینا چاہئے... اور اگر کسی کے ذہن میں اس اعتراض کا کوئی جواب آیا ہو تو وہ جواب بھی بے شک بھیج دیں۔ لیکن وہاں پر خود کسی کے اعتراض کا جواب نہیں دینا۔ ہو سکتا ہے آپ کو جواب دینا صحیح نہ آتا ہو کیونکہ جہاں آپ بھیجیں گے خود ہی چیک کر لیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس اعتراض کا جواب دینا بھی ہے کہ نہیں یا اس معاملے میں پڑنا صرف لغویات یا صرف وقت کا ضیاع ہی ہے۔ کیونکہ اعتراض کرنے والے کی اصلاح تو ہونی نہیں ہوتی کیونکہ اگر ان کا یہ مقصد ہو، یہ نیت ہو کہ انہوں نے اپنی اصلاح کرنی ہے یا کوئی فائدہ اٹھانا ہے تو پھر اتنی غلیظ اور گندی زبان استعمال نہیں ہوتی، شریفانہ زبان استعمال کی جاتی ہے۔ اور بعض اعتراضوں کے جواب کا تو دوسروں کو فائدہ بھی نہیں ہوتا۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اگر کسی کے پاس جواب ہو تو اس جماعتی نظام کے تحت جواب بھیج دیں خود ہی نظام اس کو دیکھ لے گا کہ آیا جو جواب آپ نے بھیجا ہے درست ہے یا اس سے بہتر جواب دیا جا سکتا ہے۔ تو بہر حال مقصد یہ ہے کہ جماعت کے کسی بھی فرد کا وقت بلا مقصد ضائع نہیں ہونا چاہئے اس لئے جس حد تک ان لغویات سے بچا جا سکتا ہے، بچنا چاہئے اور جو اس ایجاد کا بہتر مقصد ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

علم میں اضافے کے لئے انٹرنیٹ کی ایجاد کو استعمال کریں۔ یہ نہیں ہے کہ یا اعتراض والی ویب سائٹس تلاش کرتے رہیں یا انٹرنیٹ پر بیٹھ کے مستقل باتیں کرتے رہیں۔ آجکل چیٹنگ (Chatting) جسے کہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کر جاتی ہے اس میں بھی پھر لوگوں پہ الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اڑایا جا رہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لئے اس سے بھی بچنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ 20/ اگست 2004ء)

سوشل میڈیا استعمال کرتے ہوئے ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ (تذکرہ صفحہ 366 ایڈیشن 2023ء) تو وہ شیخ مسیح ہے کہ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

ایک اور موقع پر الہام ہوا۔ اَنْتَ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ (تذکرہ صفحہ 350 ایڈیشن 2023ء)۔ تُو وہ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

بطور احمدی ہم سب اس الہام کے مخاطب ہیں۔ ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم اپنے اوقات کا صحیح اور مثبت استعمال کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہو جائے تو سمجھو کہ موت آگئی۔ ہر روز رات کو سونے سے پیشتر سوچو کہ دن میں تم نے کتنا کام کیا؟ اگر تم روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرو گے تو تمہارے اندر احساس پیدا ہو گا اور اس وقت تمہارا وجود سلسلہ کے لئے مفید ہو گا۔"

(فرمودہ 17/ دسمبر 1946ء مطبوعہ الفضل 16/ مئی 1961ء)

کولمبیا یونیورسٹی امریکہ کی ریسرچ ہے کہ سمارٹ فون کا سوشل میڈیا اور گیمنگ کے لئے زیادہ استعمال خاص طور پر دماغی صحت کو متاثر کرتا ہے اور اس کے نتائج اضطراب، ذہنی دباؤ اور توجہ مرکوز کرنے میں دشواری کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور ریسرچ کے مطابق جب کوئی نوٹیفکیشن آپ کے فون پر آتا ہے تو اس سے جب آپ کی توجہ بٹتی ہے تو آپ جو بھی کام کر رہے ہوں اس پر واپس پوری توجہ حاصل کرنے میں اوسطاً آپ کو 23 منٹ کا وقت لگتا ہے۔

سامعین! سوشل میڈیا کے نقصانات اور مضرّات کا احاطہ کرنا چاہیں تو یہ ناممکن ہے۔ یہ ایک کھلا جنگل ہے جس میں اگر گھس جائیں تو نکلنے کے لیے راستہ تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشادات جو مَیں اوپر پیش کر آیا ہوں اگر انہی کو دیکھا جائے تو حضور نے بہت تفصیل میں جا کر اس لعنت سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے اور وہ راہیں بھی متعین کر دی ہیں جن پر چل کر صحیح استعمال ممکن ہے کیونکہ احتیاط نہ کرنے کی صورت میں یہ سوشل میڈیا اور Gadgets آہستہ آہستہ ہمارے جسم اور روح پر حاوی ہو سکتے ہیں۔ بعض چھوٹے بچوں کو عادت پڑ جاتی ہے کہ جب تک ان کے سامنے فون پر یوٹیوب پر کچھ لگا کر نہ دیں وہ کھانا نہیں کھاتے اور بعض نوجوان اس قدر ان میں گم ہیں کہ میدانوں، کھیلوں اور ورزش سے کوسوں دور ہیں۔ ان کا اوڑھنا بچھونا یہی Gadgets بن گئے ہیں اور اس addiction سے نہ صرف کھانے پینے اور سونے جاگنے کے اوقات متاثر ہیں بلکہ ان کی صحت برباد ہو رہی ہے، اس کے علاوہ والدین سے دوری، عدم احترام، مزاج کا چڑچڑا پن بھی دیکھنے میں آرہا ہے۔ مزید منفی اثرات میں سے گروپس میں چیٹنگ کرنا، دوسروں کا مذاق اڑانا، الزام تراشی کرنا، نامحرم مردوں سے عورتوں کے باتیں کرنا یا عورتوں سے مردوں کا گپ شپ لگانا۔ وقت کا ضیاع، بے پردگی، افواہ سازی، اخلاق باختہ فلمیں اور پروگرام دیکھنا شامل ہے۔ پس ٹیلی ویژن، موبائل فون اور انٹرنیٹ کے غلط استعمال سے ہونے والی تمام لغو باتوں اور لغو حرکتوں، لغو مجلسوں اور لغو تعلقات سے ہر احمدی کو بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے۔ آمین

(کمپوزڈ: زاہد محمود)